وشعور، حیات الانبیاء علیہم السلام، عقیدہ حیات الانبیا قرآن حکیم میں۔ امام ابن تیمیہ کا مسلک، اکابر علماء دیوبند کا معمول، علمائے دیوبند اور احترام مدینہ۔ اس کتاب کے مشمولات کی ایک نہایت مختصر فہرست ہے جو اس کی جامعیت، صالحیت اور علوّ مرتبہ کی طرف واضح طور پر رہ نمائی کر رہی ہے۔

نیز اس کتاب کو تالیف فرمایا ہے حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مرحوم نے۔ آپ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ کے عشاق اور حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کے اجل خلفاء میں شمار ہوتے تھے۔ آپ نے دارالعلوم دیوبند میں حدیث پڑھی اور اس کے بعد اپنے علاقے اٹک میں خدمتِ دین میں مصروف رہے۔ آپ کا زہد اور تقویٰ پورے پاکستان میں مشہور تھا۔ آپ کی یہ کتاب بھی عجیب وغریب خصوصیات کی حامل ہے۔ اکابر اہل اللہ اور علماء نے اس کو ہمیشہ قبولیت اور تحسین سے نوازا۔ حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ حق کے طالب کو اس کتاب سے محرومی نہ ہوگی نیز حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب عثمانی مرحوم اس کتاب کو اپنے سرہانے رکھا کرتے تھے اور فرصت کے اوقات میں اس کا مطالعہ بھی فرماتے۔ خود صاحب کتاب کا مکاشفہ یہ ہے کہ اس کتاب کو بارگاہِ رسالت پناہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی باریابی کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ فیاللفخر والعلاء۔ نیز یہ کہ یہ اس کتاب کا تیرہواں ایڈیشن ہے، جسے حضرت کے فرزند و جانشین حضرت قاضی محمد ارشد الحسینی دامت برکاتہم نے بڑے اہتمام کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو مزید قبولیت عطاء فرمائے اور ذریعۂ ہدایت بنائے۔

● کتاب: دینی مدارس اور عصرِ حاضر — مرتب: شبیر احمد خان میواتی

ناشر: الشریعہ اکادمی، گوجرانوالہ — واحد تقسیم کار: دار الکتاب غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

ضخامت: ۲۳۲ صفحات — قیمت: ۱۸۰ روپے

ہمہ جہتی زوال اور انحطاط کی جو صورت اس وقت امت مرحومہ کو درپیش ہے اور جس سے موجودہ حالات میں بظاہر کسی خلاصی کی کوئی امید بھی نظر نہیں آتی۔ اس میں امت کے ہر طبقے کا کتنا حصہ ہے اور اس کا مقابلہ کرنے کے لیے ہر ادارے کو کس طرح اور کیا جدوجہد کرنی ہے۔ ان باتوں کو اگر سوچا جائے تو اس مسئلہ کا حل بھی شاید مل سکے۔

لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہماری آرام پسند طبائع نے سوچنے کا کام بھی عرصہ دراز سے ترک کر رکھا ہے۔ ہاں عمومی روش کے برخلاف معاشرے کے چند باغی لوگ، جیسا کہ ہر جگہ ہوا ہی کرتے ہیں پائے جاتے ہیں جو بہت سے وہ کام بھی کرگزرتے ہیں جن کے بارے میں عمومی طرزِ عمل ترک کا ہی ہوتا ہے۔

ہم، ہمارا زمانہ اور ہمارے ادارے، یہ وہ موضوع ہے جس پر غور وفکر اور مباحثہ کرنے کے لیے ہمارے معاشرے کے باغیوں یعنی الشریعہ اکادمی کے کارپردازان نے ملک بھر سے اپنے جیسے چند دیگر باغیوں یعنی سوچنے، کڑھنے اور پریشان ہونے والے اہل فکر ونظر کو اکٹھا کیا اور انھیں اپنے دل کی کڑھن اور فکر کی بے چینی اور دکھ درد کے اظہار کا موقع فراہم کیا۔ انھوں نے اپنی برسوں کی سوچی سمجھی اور غور کی ہوئی باتوں کو بیان کیا اور اپنے جیسے دیگر لوگوں کے لیے مزید سوچنے، کڑھنے اور پریشان ہونے کا سامان پیدا کیا۔ ہمارے مکرم جناب شبیر احمد خان میواتی نے اس سب کو ترتیب دیا اور کتاب کی شکل دے کر